105642 ـ نفاس والی عورتوں سے جماع کرنے کا کفارہ

سوال

نفاس کے دوران بیوی سے جماع کرنے کا کفارہ کیا ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ سوال نمبر (36722) کے جواب میں بیان نہیں کیا گیا کہ اگر بالفعل جماع کر لیا جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے، اس میں صرف یہ بیان ہوا ہے کہ یہ حرام ہے یہ تو معلوم ہے کہ یہ غلطی ہے لیکن ہم اس کا کفارہ معلوم کرنا چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حیض یا نفاس والی عورت سے جماع کرنے پر کفارہ واجب ہونے میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس علماء کرام کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

کفارہ واجب ہے، اسے ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور قتادہ سے بیان کیا ہے، اور بعض شافعی حضرات نے بیان کیا ہے کہ امام شافعی کا قدیم قول یہی ہے، لیکن بعض شافعی حضرات اس سے انکار کرتے ہیں، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے، جمہور حنابلہ اسی روایت پر ہیں، جیسا کہ مرداوی رحمہ اللہ نے الانصاف (1 / 351) میں بیان کیا ہے.

اور بعض حنابلہ نے امام احمد سے بیان کیا ہے کہ نفاس والی عورت کے ساتھ جماع کرنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے اور اس میں ایک ہی روایت ہے بخلاف حیض کے.

دیکھیں: المجموع (2 / 391) اور الانصاف (1 / 349).

اس کے لیے انہوں نے مقسم عن ابن عباس کے طریق سے مروی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ ایک یا نصف دینار صدقہ کرے "

اسے ابو داود نے سنن ابو داود حديث نمبر (264) ميں روايت كيا ہے، اس حديث كى سند اور متن ميں بہت وجہ سے اختلاف ہے، اور اسى طرح اسے صحيح اور ضعيف قرار دينے ميں بھى بہت زيادہ اختلاف ہے.

ديكھيں: التلخيص الحبير (1 / 292 ـ 293) اور سنن ترمذى پر شيخ احمد شاكر كى تعليق (1 / 264 ـ 254).

دوسرا قول:

كفارہ مستحب ہے واجب نہيں:

امام نووى رحمہ اللہ المجموع (2 / 391) ميں رقمطراز ہيں:

" اسے ابو سليمان خطابى رحمہ اللہ نے اكثر علماء اور ابن منذر نے عطاء اور ابن ابى مليكہ، اور شعبى، نخعى، مكحول، زہرى، ايوب سختيانى، ابو زناد، ربيعہ، حماد بن ابى سليمان، سفيان ثورى، ليث اور سعد رحمہم اللہ سے بيان كيا ہے " انتہى

حنفيہ اور شافعيہ كا بھى يہى قول ہے:

الدر المختار ميں درج ہے:

" ايك يا نصف دينار صدقہ كرنا مندوب ہے " انتہى

ديكھيں: الدر المختار (1 / 298) اور الفتاوى الھندية (1 / 39) كا بھى مطالعہ كريں.

اور امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر معلوم ہو كہ عورت حيض كى حالت ميں ہے اور اس سے جماع كرنا حرام ہے تو خاوند اختيار كى حالت ميں بيوى سے جماع كر لے تو اس ميں دو قول ہيں:

صحيح قول جديد ہے كہ اس پر كفارہ لازم نہيں، بلكہ اسے تعزير لگائى جائيگى، اور وہ توبہ و استغفار كريگا، اور قديم قول ميں جو واجب تھا اس كے ليے كفارہ دينا مستحب ہے.

دوسرا قول:

يہ قديم قول ہے كہ اس پر كفارہ لازم ہے...

پھر انہوں نے امام شافعى رحمہ اللہ سے وجوب كا قديم قول بيان كرتے ہوئے اختلاف بيان كيا ہے " انتہى

دیکھیں: المجموع (2 / 390).

تیسرا قول:

اس میں کفارہ نہیں بلکہ توبہ و استغفار واجب ہے، یہ مالکي حضرات کا قول ہے.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (18 / 325).

اور محلی میں ابن حزم کا بھی یہی قول ہے:

دیکھیں: محلی (2 / 187).

بلاشك و شبہ صدقہ کرنے کا قول جو کہ حدیث میں بھی مذکور ہے یہی زیادہ احتیاط والا ہے اور بری الذمہ ہونے کے لیے صحیح ہے، اور اس معصیت و نافرمانی سے رکنے کے لیے اور اللہ کی حرمات کی تعظیم اور اس کی حدود سے تجاوز نہ کرنے کے لیے قابل عمل ہے، خاص کر جب یہ حدیث صحیح نہ ہو تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا کتاب و سنت کی نصوص سے حرام ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ سے حیض کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ یہ گندگی ہے حیض کے دوران عورتوں سے دور رہو البقرۃ (222).

حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا سے منع کرنا مراد ہے، یعنی حیض والی جگہ کو استعمال مت کیا جائے کیونکہ حیض والی جگہ شرمگاہ ہے، اس لیے اگر کوئی شخص ایسی جرات کرتا اور وطئ کر لیتا ہے تو اسے توبہ و استغفار کرتے ہوئے آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرنا چاہیے، اور اس پر ایك یا نصف دینار بطور کفارہ صدقہ کرنا لازم ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی مرفوع حدیث کی بنا پر اختیار ہے.

اور دینار سے مراد سونے کا ایك مثقال ہے، اور اگر سونا نہ پائے تو پھر چاندی کی قیمت کافی ہوگی " انتہی

دیکھیں: رسائل الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 98).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کفارہ واجب ہونا حنابلہ کے مذہب کے مفردات میں شامل ہوتا ہے، اور آئمہ ثلاثۃ کی رائے ہے کہ کفارہ تو نہیں لیکن وہ گنہگار ہوگا.

اور حدیث صحیح ہے، کیونکہ اس کے سارے رجال ثقات ہیں، اور جب حدیث صحیح ہوئی تو پھر امام احمد کو اس قول میں منفرد کہنے کا کوئی نقصان نہیں.

لہذا صحیح یہی ہوا کہ کفارہ واجب ہے، اور کم از کم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بطور احتیاط واجب ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 255) طبع مصریۃ

اسی طرح مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے بھی وجوب کا فتوی دیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 93 ـ 112).

تنبیہ:

دینار کی قیمت وزن کے حساب سے (4.25) گرام تقریبا بنتی ہے، اس لیے اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی پوری یا نصف قیمت صدقہ کرے.

واللہ اعلم.